انجیل نویسوں کی بے خبری

تالیف

محمد مسلم رانا ایڈیٹر ماہنامہ "المذاہب"
ملک پارک۔ شاہدرہ۔ لاہور

شائع کردہ
اسلامی مشن سنت نگر لاہور

www.OnlyOneOrThree.com

عنوانات

کتابت: عبدالمجید خوشنویس محلہ صداقت پارک لاہور

www.only1or3.com

انجیلوں کی تصنیف کی کہانی

مسیحی کتبِ مقدسہ کے مجموعہ بائبل کے دو حصے ہیں۔ پہلا حصہ دراصل یہودیوں کی مقدس کتابیں ہیں۔ مسیحی اس حصہ کو عہدِ عتیق، پرانا عہدنامہ یا عہدِ قدیم کہتے ہیں۔
دوسرے حصے کو صرف عیسائی ہی مقدس سمجھتے ہیں۔ اور اسے عہدِ جدید یا نیا عہدنامہ کہتے ہیں۔

مسیح علیہ السلام اور ان کے شاگرد یہودی تھے یہودی شریعت تورات پر عمل کرتے تھے۔ پیغامِ مسیح بھی فقط یہودیوں ہی کے لئے مخصوص تھا۔ ان کی بائبل یا کتاب مقدس یہودی کتبِ مقدسہ ہی تھیں۔

یہودیوں نے مسیح کو قبول نہ کیا۔ اور بزعم خویش صلیب کی لعنتی موت مار کر دم لیا۔ پولوس ایک یہودی تھا۔ پہلے وہ علماء یہود کی اجازت سے مسیح پہ ایمان لانے والوں کو ستاتا اور قتل بھی کر دیتا تھا۔ (اعمال ۲۲ : ۴)

پھر وہ خود ایک سازش کے تحت مسیحی ہوگیا۔ اور یہودیوں کو مسیح پر ایمان لانے کی ترغیب دینے لگا۔ یہودیوں نے اس کی دعوت کو ٹھکرایا۔ اس پر وہ غیر یہود، بت پرست اقوام کی طرف متوجہ ہوا۔ اور ان میں مسیح کی منادی کرنے لگا۔

جب مسیحیت بت پرستوں میں پہنچی تو مسیح کی زندگی، کام معجزات اور تعلیمات ان میں مشہور ہوئیں۔ یہ سب روایات زبانی شائع ہوا کرتی تھیں۔ جب ان کی حفاظت اور تحریر کا خیال پیدا ہوا۔ تو یہ روایات بگڑ چکی تھیں۔ اپنی اصلیت سے کوسوں دور پہنچ چکی تھیں۔ ان میں بت پرست اقوام کے توہمات اور خیالات سرایت کر چکے تھے۔ سچی جھوٹی روایات خلط ملط ہو گئیں۔ بت پرستوں نے مسیح کو بھی اپنے دیوتاؤں کا سا ایک دیوتا اور خدا ہی سمجھ لیا۔ اور ان کی داستانیں مسیح کی طرف منسوب کر ڈالیں۔ چنانچہ رومی بت پرست انہیں خدا سمجھ کر پوجا کیا کرتے تھے۔

(LESSONS IN THE HISTORY OF INDIA BY MACMILLAN & COMPANY LONDON: 1913, P.15)

مسیح کی زندگی کا اصل حال صرف انجیلوں میں ہی مرقوم ہے۔ بہت ساری انجیلیں لکھی گئیں۔ اصل حالات، واقعات سے ناواقف نامعلوم مصنفین نے مسیح کے بارے لوگوں

ان سے متعلق عوام میں جو داستانیں گردش کر رہی تھیں۔ سب کچھ بلا سوچے سمجھے اور بغیر کسی تحقیق (جس کا ان کے پاس موقع بھی نہیں تھا) درج کر دیا۔ بعد ازاں بھی مختلف وجوہات کی بنا پہ ان میں ردّوبدل ہوتا رہا۔ مختلف انجیلیں اپنے اپنے مسیحی گروہوں جماعتوں اور علاقوں میں رائج تھیں۔ ان میں باہمی اختلافات بہت تھے۔ کلیسا یعنی مسیحی قوم نے پہلی بار عیسائی رومی بادشاہ قسطنطین کی بلائی ہوئی نیقہ کونسل منعقدہ ۳۲۵ء میں موجودہ چار انجیلوں کو الہامی

> میرے منہ کی سب باتیں صداقت کی ہیں۔ ان میں کچھ ٹیڑھا ترچھا نہیں ہے۔ سمجھنے والے کے لئے وہ سب صاف ہیں۔ اور علم حاصل کرنے والوں کے لئے راست ہیں
>
> بائبل۔ کتاب امثال ۸: ۸، ۹

مقدس، مستند اور خدا کا کلام قرار دے کر باقی کو مردود اور جعلی قرار دے دیا۔ ہم ان تمام حقائق کو معتبر و مستند اور مشاہیر مسیحی علماء اور محققین کے حوالوں سے بیان کریں گے۔

تاریخ کلیسا کے مشہور امریکی محقق پروفیسر ڈاکٹر جارج پارک فشر ڈی ڈی ایل۔ ایل ڈی لکھتے ہیں:۔

"مسیح نے کچھ نہ لکھا۔ اس کے تربیت یافتہ شاگرد ادبی تصانیف کی اہلیت کے حوالہ سے نہیں چنے گئے تھے۔ طبعی طور پہ ان کا رجحان اس طرف تھا بھی نہیں۔ شاگردوں بشمول سینٹ پولوس کی

تحریریں ان کی زبانی تعلیمات کا تتمہ ہوتی تھیں۔ وہ ہنگامی ضروریات کی پیداوار تھیں۔ خطوط کو قاصد لے جاتے تھے۔ زبانی پیغامات ان کے علاوہ ہوتے تھے۔ ان خطوط یا انجیلوں کو یک جا کتابی شکل میں اکٹھا کرنے کا کسی کو وہم تک نہ تھا۔ شروع شروع میں عہدِ قدیم کی کتابیں مقدس صحیفے سمجھی جاتی تھیں۔ ان کے ساتھ خداوند مسیح کے الفاظ الٰہی سند کی حیثیت سے بولے جاتے تھے۔ زیادہ سے زیادہ ۱۵۰ء میں جسٹن شہید کی زبانی ہم سنتے ہیں۔ کہ مستند چاروں انجیلیں اتوار کو مسیحی عبادات میں پڑھی جاتی تھیں۔ جب بدعتی فرقے اٹھے اور خصوصاً جب انہوں نے شاگردوں کی کتابوں کی اشاعت شروع کر دی تو ان کی اصل کتابوں کو جمع اور محفوظ کرنے کا ایک نیا ذوق جاگ اٹھا۔ بنیادی روایتی عقیدہ انہی کی مدد سے تحریف اور بگاڑ سے بچایا جا سکتا تھا۔

(HISTORY OF THE CHRISTIAN CHURCH
BY PROF. Dr. GEORGE PARK FISHER
D.D, LL.D.: 1888. P. 78)

چاروں انجیلوں کے مصنفین کا کچھ پتہ نہیں۔ مفسرین نے انجیل مرقس کے مصنف کی بحث چھیڑی ہی نہیں۔ اس طرف بالکل نہیں گئے۔ بس انجیل نویس کہہ کر گزارہ کر لیا۔ انجیل متی کا مصنف نامعلوم ہے۔ انجیل لوقا کا مصنف بعد میں لوقا قرار دیا گیا۔ اسے پولوس کا ساتھی کہنا خدا معلوم درست ہے یا نہیں۔ انجیل یوحنا کا مصنف یوحنا

کیوں قرار دیا گیا، علماء میں متنازعہ فیہ مسئلہ ہے۔
تفصیلات کے لئے دیکھئے

(THE NEW JEROME BIBLICAL COMMENTRY 1990 P1046 col. 2 PARAGRAPH NO. 81)

(۱) مشہور مفسر پادری ڈملو لکھتے ہیں :
" نہ ہی یہ خیال کرنا موزوں ہے۔ کہ مصنفین یا نقلیں کرنے والے یہ سمجھتے تھے کہ ان کی کتابیں ان کی واقعاتی ابتدائی کلیساؤں کے بعد بھی کار آمد ہوں گی ،
مقدس پولوس کا کیس بھی ایسا ہی ہے۔ اس کے خطوط جن کی آج کل اتنی قدر و منزلت ہے ، صرف ان کی مخاطب کلیساؤں کے لئے ہی پیغامات تھے۔ جن لوگوں نے پہلے پہل نقل کیا۔ انہیں ہماری طرح مقدس نہیں سمجھتے تھے "
(تفسیر ڈملو صفحہ 16 کالم ۱)

(۲) انسائیکلو پیڈیا کی دانست میں تو یہ سوچ کر بھی نہیں لکھا تھا۔ کہ وہ کسی مقدس کتاب کی بنیاد رکھ رہے تھے
(انسائیکلو پیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۱-۱۹۱۵ جلد ۳ صفحہ ۸۴۲)

(۳) کونیکٹی کٹ کالج (امریکہ) میں شعبہ مطالعہ مذاہب کے چیئرمین

پروفیسر آر فرانسس جانسن لکھتے ہیں :- عہدِ جدید (بائبل کی خاص مسیحی کتابوں کا اسم) کے مصنفین نے قصداً مسیحی بائبل وجود میں لانے کی کوشش نہیں کی تھی۔ ابتدائی کلیسیا کے پاس پہلے سے ہی ایک بائبل "یہودیوں کا عہدِ عتیق" موجود تھی۔ تاہم پہلی صدی مسیحی کے اواخر میں مسیحی ایمان میں مختلف نظریات نے عہدِ جدید کی کتابوں کو مستند قرار دینے کی راہ سجھائی

(THE WORLD BOOK ENCYCLOPEDIA: 1979 VOL 2, P.222 B.COL.1)

(۴) ڈاکٹر برنیڈن لکھتے ہیں :- انجیل کے معنی ہوتے ہیں "اچھی خبر" دراصل یہ اصطلاح مسیح کی زندگی کے حالات بیان کرنے کی غرض سے استعمال کی گئی تھی۔ (مثلاً مرقس ۱:۱) یونانی زبان میں لکھی گئی، اور روایتی طور پر متی، مرقس، لوقا اور یوحنا کی طرف منسوب کردی گئی۔

علماءِ مغرب نے ایک صدی سے زائد عرصہ کے دوران اس کے اصل ماخذات اور صداقت کا تنقیدی مطالعہ کیا ہے، اس پہ وسیع لٹریچر فراہم ہوگیا ہے۔

(A DICTIONARY OF COMPARATIVE RELIGION BY PROF- DR. S.G.F. BRANDON M.A.D.D. 1971 P.310. COL.1)

(5) پروفیسر جانسن کی رائے میں "گمان غالب ہے کہ ابتدائی کلیسیا

(عیسائی قوم) نے چاروں انجیلوں کو مستند مان لیا ۔ اگرچہ ان کے لکھنے والے معلوم نہ تھے ۔ آہستہ آہستہ کلیسیا نے دو انجیلیں مسیح کے شاگردوں کے ساتھیوں مرقس اور لوقا سے منسوب کر دیں ۔
روایاتی طور پر وہ انجیلوں کے مضامین خیال کیے جاتے ہیں ۔

(ایضاً کالم ۲ صفحہ ۲۲۲)

(۶) انسائیکلوپیڈیا رقم طراز ہے ۔ عہد جدید ۲۷ کتابوں پر مشتمل ہے ۔ یہ پہلی دو صدیوں کے درمیان لکھی گئی بہت سی تحریروں کا جنہیں مسیحی جماعتیں مقدس سمجھتی تھیں ۔ باقی ماندہ حصہ ہیں ۔ ان مختلف نوشتوں میں ابتدائی کلیسیا نے اپنی روایات ، اپنا تجربہ ، عقل سمجھ یسوع کو مسیح ماننے کی وضاحت اور خیالات پیش کیے ہیں ۔ تاریخی اور مذہبی امور کے پیچیدہ طریق کار کے ایک دوسرے پر اثر انداز ہونے سے کلیسیا نے ان ۲۷ نوشتوں کو اپنی زندگی اور تعلیمات کے معیار کی حیثیت سے منتخب کیا ۔ دیگر دستاویزات ، خطوط ۔ مکاشفے مثلاً ۱۲ رسولوں کی تعلیم ، پطرس کی انجیل ، پطرس کا مکاشفہ ۔ ہرماس کا چرواہا ۔ موجود ہیں ۔ لیکن ایک مشکل عمل کے ذریعے کہیں چوتھی صدی میں مشرقی اور مغربی کلیسیاؤں کے لیے مستند کتب کی نشاندہی کی گئی ۔ مقدس کتابوں میں چار اناجیل (متی ۔ مرقس ۔ لوقا ۔ یوحنا) کتاب اعمال ، ۲۱ خطوط اور مکاشفہ شامل ہیں ۔ یہ لازماً قدیم تحریریں نہیں تھیں ۔ نہ سب کی الہامی تھیں ۔ نہ ہی عام کلیسیا سے مخاطب تھیں

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۰ء جلد ۲ صفحہ ۹۳۰ کالم ۲)

(۷) پادری رینفرڈ لکھتے ہیں "مسیح نے خود کچھ نہ لکھا۔ نہ لکھنے کا حکم دیا۔ اس نے ایک کلیسیا مقرر کی۔ جسے حکم ملا تھا۔ کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور ان کو یہ تعلیم دو۔ کہ ان سب باتوں پہ عمل کریں جن کا میں نے تم کو حکم دیا ہے۔ کلیسیا انجیل لکھی جانے سے پہلے بن گئی تھی۔ اس کے بعد جب کلیسیا بڑی ہو کر پھیل گئی تو کلیسیا کے شاگردوں نے مخصوص مسیحی کتب مقدسہ کو لکھا۔ اس وقت کلیسیا کی عمر ۶۰ برس تھی۔ ان ۶۰ برسوں میں لوگوں کو پوری تعلیم شاگردوں کی زبانی، روایات اور رسومات کے ذریعہ پہنچی۔ انہوں نے کوئی نئی بات نہیں لکھی تھی۔ کلیسیا میں مروج زبانی تعلیمات کو قلمبند کیا تھا۔

(کلیسیا دی تواریخ مصنفہ فادر رینفرڈ او ایف کیپ مطبوعہ ۱۹۵۸ء صفحہ ۱۳ تا ۱۴)

(۸) ریورینڈ چارلس یونیورسٹی آف ہیڈل برگ میں مطالعہ عہد جدید کے فاضل پروفیسر گنتھر بارن کم لکھتے ہیں:۔

"مسیح کے بارے میں ابتدائی کلیسیا کے ایمان میں مروجہ مذہبی خیالات اور پہلے سے قائم مفروضات کی وجہ سے یقین کے ساتھ مسیح کی زندگی کے صحیح حالات لکھنا مشکل ہے۔"

(انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا مطبوعہ ۱۹۷۴ء

جلد ۱۰۔ صفحہ ۱۴۵ کالم ۱)

یعنی چاروں انجیلوں میں مسیح کی تعلیم اور زندگی کی جو قلمی تصویر پیش کی

گئی ہے۔ پایۂ اعتبار سے گری ہوئی ہے۔ ان تحریروں کی بنیاد مسیح کی تعلیمات اور اقوال نہیں ہیں۔ بلکہ یہ کتابیں لکھے جانے کے وقت کلیسیا میں جو عقائد خیالات اور معتقدات مشہور تھے مصنفین نے انہیں تحریر کر دیا۔

ان میں کلیسیا کے فرضی خیالات بھی شامل ہیں۔

(۹) ڈی پال یونیورسٹی امریکہ میں مذہب کے پروفیسر ڈومینک کروسن لکھتے ہیں:۔

"انجیلیں فقط وہی نہیں بتاتیں جو مسیح نے کہا اور کیا۔ ان میں وہ کچھ بھی لکھا ہے جو لوگ سمجھتے تھے کہ مسیح نے کہا تھا۔ وہ انسانی باتیں بھی درج ہیں جن کے بارے میں خیال ہے کہ مسیح نے کہی تھیں۔ یا اسے کہنی چاہیئے تھیں"۔

(NEWS WEEK / OCTOBER 31, 1988)

انجیل نویسوں کی بے خبری کی چند مثالیں

(۱) جیسا کہ مذکور ہوا۔ کہ انجیلیں لکھنے والے بت پرستوں میں سے عام آدمی تھے۔ جنہوں نے سنی سنائی اور خلط ملط روایات لکھ ڈالیں مثلاً بائبل کی کتاب ۱ سموئیل ۲۱ : ۱ میں ہے

" اور داؤد، نوب میں اخیملک کاہن کے پاس آیا۔"

اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بمطابق انجیل مرقس مسیح نے کہا۔

"وہ کیونکر ابیاتر سردار کاہن کے دنوں میں خداوند کے گھر میں گیا"
(مرقس ۲: ۲۶)

یہاں عیسائیوں کے خدا مسیح کی طرف دو غلط بیانیاں منسوب ہیں۔ (۱) اخیملک کی بجائے ابیاتر کہا۔ (۲) اول الذکر کاہن تھا۔ لیکن اسے سردار کاہن کہا۔

اس موقع پر پادری ڈملو اپنی تفسیر بائبل میں لکھتے ہیں۔ "یہ ایک مشہور مشکل مقام ہے۔ کیونکہ ان دنوں اخیملک سردار کاہن معلوم ہوتا ہے۔

سوئیٹ کی رائے میں سارا جملہ متی اور لوقا دونوں انجیلوں میں نہیں ہے نسخوں کے ایک بہت اہم گروپ سے غائب ہے۔ کسی ایڈیٹر کا نوٹ ممکن ہے۔ اگر اسے قائم رکھا جائے تو یہ محض غلطی ہی نہیں عہدِ عتیق کی تسلیم شدہ متضاد بیانیوں میں سے ایک ہے۔ کیونکہ جہاں ۱۔سموئیل ۲۱: ۱ میں اخی ملک کو سردار کاہن لکھا گیا ہے اور جلد ہی بعد ۱ سموئیل ۲۲: ۱ میں اسے داؤد کا دوست ہونے کی بنا پر قتل کر دیا جاتا ہے۔ ۲ سموئیل ۸: ۱۷، ۱ تواریخ ۱۸: ۱۶ اور ۲۴: ۶ میں اپنی مفروضہ موت کے مدتوں بعد صدوق کے ساتھ کاہن کے فرائض سرانجام دیتا ہے۔ وہاں اسے ابیاتر کے باپ کی بجائے ابیاتر کا بیٹا لکھا گیا ہے۔ پس مرقس کا بیان عہدِ عتیق کے دو متضاد بیانات میں سے ایک سے ملتا ہے

ناموں کا اس طرح گڈمڈ ہونا عہدِ عتیق میں عام ہے۔

(صفحہ ۷۲۵ کالم ۲)

۲- سامری مسافر

انجیل لوقا کے دسویں باب میں مسیح کی تمثیل مندرج ہے

"ایک آدمی یروشلیم سے یریحو کی طرف جا رہا تھا۔ ایک سامری سفر کرتے کرتے وہاں آنکلا۔"

یہودی انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے "یریحو اور یروشلیم کی درمیانی سڑک پر کسی سامری کے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا"

(یہودی انسائیکلو پیڈیا جلد ۷ صفحہ ۱۰۲ کالم ۲)

واضح ہو کہ سامریوں اور یہودیوں کی آپس میں سخت دشمنی تھی۔ سامری یہودیوں سے جدا علاقہ میں رہتے تھے۔ ان کا باہمی کوئی میل جول نہیں تھا۔ (انجیل یوحنا ۴ : ۹)

۳- کوڑھیوں کا قصہ

یہودیوں میں کوڑھ انتہائی قابلِ نفرت مرض سمجھا جاتا تھا۔ بائبل کی کتاب احبار کے ابواب ۱۳، ۱۴ میں کوڑھیوں سے متعلقہ احکام بیان ہوئے ہیں۔ لکھا ہے۔ "اور جو کوڑھی اس بلا میں مبتلا ہو۔ اس کے کپڑے پھٹے اور اور اس کے سر کے بال بکھرے رہیں اور وہ اپنے اوپر کے ہونٹ کو ڈھانکے اور چلا چلا کر کہے ناپاک۔ ناپاک۔ جتنے دنوں تک وہ اس بلا میں مبتلا رہے۔

وہ ناپاک رہے گا۔ اور وہ ہے بھی ناپاک۔ پس وہ اکیلا رہا کرے، اس کا مکان لشکرگاہ کے باہر ہو۔" (احبار ۱۳: ۴۵، ۴۶)

جبکہ انجیل مرقس میں ہے۔ اور ایک کوڑھی نے اس کے پاس آ کر منت کی۔ (مرقس ۱ : ۴۰)

انجیل لوقا میں ہے۔ "جب وہ ایک شہر میں تھا تو دیکھو کوڑھ سے بھرا ہوا ایک آدمی یسوعؑ کو دیکھ کر منہ کے بل گرا

(لوقا ۵ : ۱۲)

مزید پڑھیں" اور ایسا ہوا کہ یروشلیم کو جاتے ہوئے وہ سامریہ اور گلیل کے بیچ میں سے ہو کر جا رہا تھا۔ اور ایک گاؤں میں داخل ہوتے وقت دس کوڑھی اس کو ملے۔ انہوں نے دور کھڑے ہو کر بلند آواز سے کہا۔" اے یسوع! اے صاحب! ہم پر رحم کر"

(لوقا ۱۷ : ۱۱، ۱۲)

یہودی ملک اور یہودی معاشرہ اور بستیوں میں کوڑھیوں کا اس طرح عام لوگوں کے ساتھ رہنا ناممکنات سے تھا۔ ایسے لوگ قابلِ نفرت ہوتے اور چھوت چھات کے ڈر سے بستیوں، ڈیروں دیہات اور شہروں سے دور رہا کرتے تھے۔

انجیل نویس کے یہ بیانات یہودیوں کی کوڑھ سے نفرت، شرعی احکام سے لاعلمی اور یہودی سماج کی ریت سے ناواقفیت کے مظاہر ہیں۔ ناقابلِ قبول ہیں۔ الہامی اور خدا کے کلام کی شان

کے شایان نہیں ہیں

مصلوبیتِ مسیحؑ

قارئین کرام یہ جان کر ضرور حیران ہوں گے۔ کہ انجیلوں میں مصلوبیتِ مسیحؑ کا بیان غیر یہودی مصنفین کی یہودی رسوم و رواجات اور شرعی احکام سے حد درجہ کی عدم واقفیت کا جیتا جاگتا شہکار ہے۔ جس سے ظاہر و باہر ہے۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مصلوب نہیں ہوئے تھے۔

(۱) یہودیوں کا مشہور تہوار عید فسح تھا۔ یہ عید بنی اسرائیل کی مصریوں کی غلامی کی رہائی کی یاد میں یہودی سال کے پہلے مہینہ نیسان (مارچ۔اپریل) کی ۱۵ تاریخ کو منائی جاتی تھی۔ ہر یہودی خاندان کو یکسالہ بے عیب نر بکرا ۱۵ء کی شب کو ہیکل میں ذبح کرنا پڑتا تھا۔

فی بکرا دس افراد کی تعداد لازمی تھی جو کمی کی صورت میں ہمسایوں کی مدد سے پوری کی جاتی تھی۔ گوشت راتوں رات کوئلوں پہ بھون کر کھانا اور ختم کرنا ضروری تھا۔ بچا کھچا گوشت صبح سے پہلے آگ پہ رکھ کر جلا دیا جاتا تھا۔ ساری قوم یہود اس رات ہیکل میں اکٹھی ہو کر عید فسح مناتی تھی۔ فسح کھاتی تھی۔

یہودی قبیلہ لاوی کے لوگ جانور ذبح کرتے اور کھالیں کھینچتے، کاہن ان کے ہاتھ سے لے کر خون چھڑکتے، سوختنی قربانیاں اور چربی

چڑھانے میں رات بھر مشغول رہتے ۔ عید فسح اور عید فطیر یکے بعد دیگرے اکٹھی منائی جاتی تھیں ۔

حوالہ جات :۔ بائبل کی کتاب خروج ۱۲ب ۲۲ : ۱۷ ۔ احبار ۲۳ب گنتی ۲۸ : ۱۶ ، استثنا ۱۶ : ۱۳ حزقی ایل ۴۵ : ۲۱-۲۰ تواریخ ۳۵ب

(1) A GUIDE TO JEWISH KNOWLEDGE BY CHAIM PEARL AND REUBEN S. BROOKES: 1978, P.8)

(2) PENTATEUCH AND HAFTORAHS EDITED BY DR. J.H. HERTZ C.H LATE CHIEF RABBI OF THE BRITISH EMPIRE: 1979, P.254)

ب) **فسح گھر میں کھانا** شرعی احکام اور یہودی روایات کے قطعی برعکس مسیحؑ نے فسح ہیکل کی بجائے ایک شاگرد کے گھر میں کھائی ۔

انجیل متی میں لکھا ہے :۔ "اور عید فطیر کے پہلے شاگردوں نے یسوعؑ کے پاس جاکر کہا ۔ "تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم تیرے فسح کھانے کی تیاری کریں"

اُس نے کہا۔ شہر میں فلاں شخص کے پاس جا کر اس سے کہنا۔ استاد فرماتا ہے، کہ میرا وقت نزدیک ہے۔ میں اپنے شاگردوں کے ساتھ تیرے ہاں عید فسح کروں گا۔ اور جیسا یسوع نے شاگردوں کو حکم دیا تھا۔ انہوں نے ویسا ہی کیا۔ اور فسح تیار کیا۔ جب شام ہوئی تو وہ بارہ شاگردوں کے ساتھ کھانا کھانے بیٹھا تھا۔

(متی ۲۶ : ۱۷ - ۲۰)

انجیل مرقس کا بیان واضح تر ہے،

عیدِ فطیر کے پہلے دن یعنی جس روز فسح کو ذبح کیا کرتے تھے۔ اس کے شاگردوں نے اس سے کہا "تو کہاں چاہتا ہے کہ ہم جا کر تیرے لئے فسح کھانے کی تیاری کریں؟"

اس نے اپنے شاگردوں میں سے دو کو بھیجا اور ان سے کہا۔ شہر میں جاؤ۔ ایک شخص پانی کا گھڑا لئے ہوئے تمہیں ملے گا۔ اس کے پیچھے ہو لینا اور جہاں وہ داخل ہو اس گھر کے مالک سے کہنا۔ استاد کہتا ہے کہ میرا مہمان خانہ جہاں میں اپنے شاگردوں کے ساتھ فسح کھاؤں کہاں ہے؟ وہ آپ تم کو ایک بڑا بالاخانہ آراستہ اور تیار دکھائے گا۔ وہیں ہمارے لئے تیار کرنا"

پس شاگرد چلے گئے اور شہر میں آکر جیسا اُس نے ان سے کہا تھا

ویسا ہی پایا۔ اور فسح تیار کیا۔

جب شام ہوئی تو وہ ان بارہ کے ساتھ آیا اور جب وہ
بیٹھے کھا رہے تھے

(مرقس ۱۴: ۱۲ - ۱۸)

انجیل لوقا کا بیان بھی ایسا ہی وضاحتی اور تقریباً انہیں
الفاظ میں ہے۔ (لوقا ۲۲: ۷ - ۱۴)

کھانا کھا کر ساری پارٹی زیتون کے پہاڑ گتسمنی باغ چلی گئی

(متی ۲۶: ۳۰، ۳۶)

(مرقس ۱۴: ۲۶، ۳۲) (لوقا ۲۲: ۳۹)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ مسیحؑ اور اس کے شاگرد عید فسح
منانے اپنے اپنے گھروں کو نہ گئے۔ فسح ہیکل میں نہ
کھائی گئی۔ فسح کا کھانا ایک شاگرد کے گھر میں ہوا۔
کھا کر سب ساتھی کوہ زیتون کو گئے۔ ہیکل کی طرف
نہیں گئے۔

جو کہ سب کچھ یہودی دستور و قواعد کے خلاف ہونے کی
وجہ سے غلط ہے۔

فسح صرف ہیکل میں کھائی جا سکتی تھی۔ یہ کوئی عام دعوت
یا کھانا نہیں تھا۔ کہ جس کے ہاں جی چاہا کھا لیا۔

www.onlyoneorthree.com

مسیحؑ کی گرفتاری کے انجیلی بیانات سے بھی ظاہر ہے، کہ یہ واقعہ پیش نہیں آیا تھا۔ اس ساری ملت قوم ہیکل میں جمع تھی۔ لیکن اناجیل نویس یہودی رسوم و قواعد سے عدم واقفیت کی بنا پر شہر یروشلیم کو حسب معمول بستا رستا اور بدستور پر رونق دکھاتے ہیں۔ گویا لوگ اپنے گھروں میں موجود تھے۔

انجیل متی میں مرقوم ہے:۔

"وہ یہ کہہ ہی رہا تھا۔ کہ یہوداہ جو ان بارہ میں سے ایک تھا آیا اور اس کے ساتھ ایک بھیڑ تلواریں اور لاٹھیاں لئے سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں کی طرف سے آپہنچی"۔

(متی ۲۶ : ۴۷)

یسوعؑ کے پکڑنے والے اس کو کائفا نام سردار کاہن کے پاس لے گئے۔ جہاں فقیہ اور بزرگ جمع ہو گئے تھے اور سردار کاہن اور سب صدر عدالت والے یسوع کو مار ڈالنے کے لئے اس کے خلاف جھوٹی گواہی ڈھونڈنے لگے۔ مگر نہ پائی گو بہت سے جھوٹے گواہ آئے۔

(متی ۲۶ : ۵۷، ۵۹، ۶۰)

www.OnlyOneOrThree.com

(مرقس ۱۴ : ۴۳ ، ۵۳)

(لوقا ۲۲ : ۴۷ ، ۵۴)

یوحنا کا بیان

ہے :۔ پس یہوداہ (مسیح کا ایک مرتد شاگرد) سپاہیوں کی پلٹن اور سردار کاہنوں اور فریسیوں سے پیادے لے کر مشعلوں، چراغوں اور ہتھیاروں کے ساتھ وہاں آیا . . . . اور پہلے اسے حنّا کے پاس لے گئے۔ کیونکہ وہ اس برس کے سردار کاہن کائفا کا سسر تھا۔ (انجیل یوحنا ۱۸ : ۳ ، ۱۳)

ہیکل میں سردار کاہن (سب سے بڑا پروہت یا پادری) ایک ہی ہوتا تھا۔ بہت سارے نہیں، جبکہ اناجیل "سردار کاہنوں" کا ذکر بصیغہ جمع کرتی ہیں۔ یہ امر بھی واضح طور پر یہودی شریعت سے ناواقفیت کا نتیجہ ہے۔ اس لئے اناجیل کے مذکورہ واقعہ خلاف اور غلط ہیں

(یہودی انسائیکلوپیڈیا مطبوعہ ۱۹۰۷ء جلد ۷ صفحہ ۱۶۶ - کالم ۱)

خیال رہے کہ انجیل یوحنا (۱۹ : ۳۱) کی رو سے یہ سارا واقعہ عید فسح کی رات سے پنچشنبہ کی رات کو ہوا تھا۔ فسح منانے کے لئے عید کی ساری رات سب یہودیوں کی ہیکل میں حاضری

لازم و لابد تھی ۔جبکہ انجیلوں کے بیانات بتاتے ہیں ۔ کہ یروشلیم کے باشندے اور ہر طبقہ کے لوگ ہیکل سلیمانی کے باہر حسب معمول شہر میں موجود تھے ۔ سب کے سروں پہ مسیح کو مجرم گردانتے اور مصلوب کروانے کا بھوت سوار تھا ۔

پس ثابت ہوا ۔ کہ انجیلوں کے مصنفین یہودی شریعت اور رسوم و روایات سے کما حقہٗ واقفیت نہ رکھتے تھے ۔ ان کی معلومات سطحی تھیں ۔ اور سنی سنائی باتوں پہ مشتمل تھیں ۔ ان کی یہ لاعلمیاں مصلوبیت مسیح کے بیانات کا بھانڈا چوراہے میں پھوڑتی ہیں ۔

نیز انسائیکلو پیڈیا ببلیکا (کالم ۲ صفحہ ۲۲۵) رقم طراز ہے ۔ مصلوبیت مسیح کی کہانی کی خواہ کتنی ہی تاریخی حیثیت مان لیں ۔ جدید نقادوں کے نزدیک بالکل درست نہیں ہے ۔ سچائی اور روایت کا ملغوبہ معلوم ہوتی ہے ۔ جسے جب تنقید کے ترازو پہ تولا جائے تو جیسا کہ حال ہی میں ڈاکٹر برانڈ نے کہا ہے ۔ متعلقہ بیانات میں سے کوئی بھی پورا نہیں اترتا "

مسیح کی گرفتاری کے بیان میں انجیل لوقا باب ۲۲ کی آیات ۴۳ ، ۴۴ خاص اہمیت رکھتی ہیں ۔ ان کے الفاظ یہ ہیں ۔

" اور آسمان سے ایک فرشتہ اس کو دکھائی دیا ۔ وہ اسے تقویت دیتا تھا ۔ پھر وہ سخت پریشانی میں مبتلا

ہو کر اور بھی دل سوزی سے دعا کرنے لگا۔ اور اس کا پسینہ گویا خون کی بڑی بڑی بوندیں ہو کر زمین پر ٹپکتا تھا۔"

علماء اور محققین کہتے ہیں یہ دونوں آیات جعلی اور الحاقی ہیں۔ یعنی انجیل لوقا کے مصنف نے نہیں لکھی تھیں۔ کسی اور شخص نے لکھ کر شامل کر دی تھیں۔

پادری ڈملو لکھتے ہیں۔ یہ آیات صرف انجیل لوقا میں ہیں متعدد قدیم نسخے انہیں حذف کرتے ہیں۔

(تفسیر ڈملو صفحہ ۷۶۷ کالم ۲)

ایک دوسری تفسیر میں لکھا ہے :۔

"آیات ۲۲ : ۴۳، ۴۴ مغربی متن میں نہیں ہیں۔ ممکن ہے۔ لوقا کی اپنی لکھی ہوئی نہ ہوں۔

(WYCLIFF BIBLE COMMENARY

NEW TESTAMENT, P.1065, COL.1)

تفسیر جیروم کے مطابق "ان آیات کی سچائی کو انتہائی مشکوک سمجھا گیا ہے"

(تفسیر جیروم صفحہ ۱۷۷ کالم ۱)

ان اہم آیات کا الحاقی ہونا بھی مصلوبیت مسیح کے کیس کو کمزور کرتا ہے

اللہ پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ آج ہمیں قرآنی فرمان

وَمَا قَتَلُوْهُ وَمَا صَلَبُوْهُ

کہ یہودیوں نے مسیح کو قتل کیا نہ صلیب دیا

(سورۃ نساء آیت ۱۵۷)

کی صداقت مسیحی کتب مقدسہ کی ربانی ثابت کرنے کی سعادت نصیب ہوئی

(۵) عشاء ربانی

مسیح کی طرف منسوب، عشاء ربانی عیسائیوں کی ایک بڑی اہم بنیادی اور قدیم ترین رسم ہے۔ اس نے مختلف ادوار میں مختلف معانی اور روپ اختیار کئے۔ یہ خاص عبادت ہے۔ غیر عیسائیوں کو دیکھنے کی اجازت نہیں ہوتی۔

پادری چرچ لکھتے ہیں:۔ "نیا عہد نامہ عشاء ربانی کے قواعد وضوابط کے بارے میں خاموش ہے۔ کہ اس موقع پہ صدارت کون کرے؟ یہ رسم کہاں اور کس جگہ منائی جائے۔ وغیرہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ پہلی صدی میں شام کے کھانے کے آخر میں روٹی اور مئے میں شریک ہونے کا رواج تھا۔ دوسری صدی کے بعد کلیسیا کی تنظیم کے تحت یہ رواج ہو گیا۔ کہ بزرگ اس خدمت انجام دیں۔

میز کے سرے پہ ایک خالی کرسی رکھی جاتی ہے۔ کیونکہ ان کا ایمان ہے۔ کہ عید فسح کی کسی رات کو مسیح موعود آجائے گا۔

(تعلیم الہٰی مصنفہ جے۔ ای چرچ
ترجمہ ڈبلیو ڈی چوہدری مطبوعہ ۱۹۷۷ صفحات ۱۳۷، ۱۳۴)

اکثر اتواروں اور اہم عبادات میں میدہ سے کی ایک گول ٹکیہ اور گہرے بھورے رنگ کا مشروب پیا جاتا ہے۔ چھوٹی سی ٹکیہ ہر شخص کو ملتی ہے جسے عبادت گذار انتہائی عقیدت سے وصول کرتا ہے۔ مشروب (جسے ہمارے ہاں انگور کا شیرہ کہتے ہیں۔ مغربی اور دیگر اکثر ممالک میں شراب ہوتی ہے) جگ میں ڈالا ہوتا ہے۔ چھوٹے سے گلاس میں ذرا سا الٹ کر دیا جاتا ہے۔ پلانے سے پیشتر گلاس کو منہ کی طرف سے کپڑے کے ساتھ پونچھ دیتے ہیں۔

عیسائیوں کا بالاختلاف عقیدہ ہے۔ کہ روٹی مسیح کے بدن اور شراب خون میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اور مسیح اس مجلس میں بنفسِ نفیس یا روحانی طور پر حاضر ہو جاتے ہیں۔ اور یوں عشاء انسان کے گناہوں کی حقیقی قربانی بن جاتی ہے۔

قاموس الکتاب میں لکھا ہے:۔ "اس کی تاریخی اہمیت اس واقعہ سے ابھرتی ہے۔ کہ مسیح خداوند نے اپنے پکڑوائے جانے سے پیشتر رات کو فسح کھاتے ہوئے اپنے شاگردوں کو اسے منانے کا حکم دیا۔

"جب وہ کھا رہے تھے تو یسوع نے روٹی لی اور برکت دے کر توڑی اور شاگردوں کو دے کر کہا لو کھاؤ۔ یہ میرا بدن ہے۔ پھر پیالہ لے کر شکر کیا اور ان کو دے کر کہا۔ تم سب اس میں سے پیو کیونکہ یہ میرا وہ عہد کا خون ہے جو بہتیروں

کے لئے گناہوں کی معافی کے واسطے بہایا جاتا ہے"۔

(متی ۲۶: ۲۶-۲۸) (مرقس ۱۴: ۲۲-۲۴)

(لوقا ۲۲: ۱۹، ۲۰)

(قاموس الکتاب مصنفہ پادری ایف۔ایس خیراللہ

مطبوعہ ۱۹۸۴ء صفحہ ۶۰۸ کالم ۲)

۴

سورج پرستی کا مذہب متھرا ازم ایران سے اٹھا تھا۔ تیسری صدی مسیحی کے آخری ۲۵ برسوں کے دوران دنیا بھر میں پھیل گیا۔ عیسائیت کا عروج اس کے زوال کا سبب بنا تھا۔ عیسائیت اس مذہب سے شدید متاثر ہے۔ عیسائیوں نے یہ عبادت اس سے اختیار کی تھی۔ اس مذہب میں متھرا دیوتا کی عبادت میں روٹی اور شراب کے ذریعے نجات تلاش کی جاتی تھی۔ اصل الفاظ کا ترجمہ یوں ہے جسے مندرجہ بالا وضاحتوں کے ساتھ ملا کر پڑھا جائے تو بات اچھی طرح ذہن نشین ہو جائے گی۔

"متھرا دیوتا دائمی خون بہا کر اپنے پیرو کاروں کو بچاتا تھا۔ صرف وہی انہیں بچا سکتا تھا۔ وہ کھانے (روٹی اور شراب) کے ذریعے اس نجات کے حقدار بنتے تھے"

(A LION HANDBOOK : THE WORLD'S RELIGIONS : 1982, P. 89, COL. 1)

انجیلیں مسیحؑ کو عشاء مناتے دکھاتی ہیں جبکہ مسیح یہودی تھا۔
(انجیل متی ۱ : ۱)

اور یہودیوں میں اس قسم کی کوئی رسم ریت نہیں تھی۔ اس حقیقت سے بے خبر انجیل نویسوں نے بغیر سوچے سمجھے اور خطرناک نتائج کی پرواہ کیئے بغیر سورج پرستوں کی یہ عبادت مسیحؑ کی طرف منسوب کر ڈالی۔

(۶) بپتسمہ۔

بپتسمہ وہ رسم ہے جس کے ذریعے کوئی شخص مسیحی جماعت میں شریک ہو جاتا ہے۔

(پنجابی سوال وجواب شائع کردہ پنجاب ریلجیس بک سوسائٹی انارکلی لاہور صفحہ ۴۲)

بپتسمہ یا اصطباغ تین طریقوں سے دیا جاتا ہے

(i) پانی میں غوطہ دینے سے

(ii) پانی کو اوپر انڈیلنے سے

(iii) پانی کو اوپر چھڑکنے سے

بپتسمہ خداوند یسوع مسیحؑ کے وسیلے ہمارے گناہوں کے دھوئے جانے کا ایک نشان ہے۔

قدیم کلیسیا مثلاً بعد از وفات مسیحؑ پہلی صدی میں

جسٹن شہید جیسے بزرگان نے مسیحیوں کے بیچ میں اسے ایک مشترکہ رسم کے طور پر قائم کیا ہے۔"

(کتاب مقدس کے اہم عقائد مصنفہ جے بلاؤ

ترجمہ میجر برکت مسیح مطبوعہ ۱۹۰۰ء صفحات ۷۴، ۷۵)

ش

عیسائیت سے پہلے یونانی بت پرستوں میں "باطنی مذاہب" رائج تھے۔ جب پولوس کی کوششوں سے عیسائیت ان میں پہنچی۔ تو اس کا تعلق اپنی اصلیت اور بنیاد یہودیت اور توارت کی شریعت سے کٹ گیا۔ یونانیت کے سمندر میں مدغم ہو گئی۔ ایک باطنی مذہب بن کے رہ گئی۔ انہیں کے عقائد و عبادات اور رسومات اختیار کر لیں۔

انسائیکلو پیڈیا میں لکھا ہے:۔

"تمام باطنی مذاہب میں شامل ہونے کا طریقہ یہ تھا۔ کہ مذہب قبول کرنے والا رازداری کا حلف اٹھاتا تھا۔ آئسس دیوتا کے مذاہب کا حلف نامہ پیپرس میں محفوظ ہے۔ باطنی مذہب قبول کرنے کی رسم میں امیدوار سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے گناہوں کا اعتراف کرے۔ کبھی امیدوار بپتسمہ تک اپنی زندگی کے گناہوں کی کہانی کھول کر بیان کرتا عموماً یہ اس رسم کا ایک حصہ ہوتا تھا۔ عبادت گذاروں کی جماعت اعتراف کو سنتی تھی۔ یہ اعتقاد تھا کہ بپتسمہ

امیدوار کے سب گناہوں کو دھو ڈالے گا۔ اور اس کے بعد اس کی زندگی تبدیل ہو کر بہتر طریق سے گزرے گی۔ اب وہ نجات دہندہ دیوتا کے خدمتگزاروں میں شریک ہو گیا تھا۔ بپتسمہ پانی یا آگ سے دیا جاتا عجیب قسم کی رسوم ادا کی جاتیں۔ رسم میں گندھک کی مشعلیں استعمال ہوتیں۔ انہیں پانی میں ڈبو دیا جاتا۔ پھر تماشائیوں کی توقعات کے برعکس باہر نکال کر روشن کر دی جاتیں۔

(دی نیو انسائیکلوپیڈیا برٹینکا مطبوعہ ۱۹۸۵ء جلد نمبر ۲ صفحہ ۵۰۷ کالم ۲)

الغرض بپتسمہ یونانی بت پرستوں کی ایک مذہبی رسم تھی۔ ابراہیمؑ۔ تورات موسیٰؑ اور انبیاء بنی اسرائیل کی تعلیم نہیں تھی۔ یہ ٹھیک ہے کہ یہودی بت پرست یونانیوں سے متاثر ضرور تھے۔ یونانیوں کے عادات و اطوار اختیار کر لیتے تھے۔

(JEWISH GUIDE)-P-80) یہودی کتب مقدسہ تک یونانیت سے متاثر ہیں۔ تاہم ان میں بپتسمہ کا حکم نہیں ہے۔ یہودی روایات میں بھی اس کا سراغ نہیں ملتا۔

یوحنا (حضرت یحییٰؑ) اور مسیحؑ یہودیوں کو تورات کی شریعت پہ چلانے توحید کا سبق دینے اور ان میں سے غیر شرعی رسوم کو مٹانے آئے تھے نہ کہ بت پرستوں کی رسوم اپنانے، ان پہ عمل کرنے اور قوم میں ان کو رائج کرنے کے لئے۔ خیال رہے کہ انجیل متی میں مسیحؑ کی طرف منسوب بپتسمہ لینے کا حکم الحاقی ہے۔ تحریف ہے۔ (تفصیلات تفسیر ڈملو وغیرہ) ⁂

مسلمان نوجوانوں کی غیرت کا امتحان

پادریوں نے فیصلہ کیا ہے کہ پاکستان کے عیسائی نوجوانوں کی ایک ایسی جماعت تیار کی جائے جو کہ تثلیث کے پیغام کو اس خطۂ پاک میں عام کرے۔ حالانکہ یسوع مسیحؑ نے فرمایا۔ میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا کسی اور کے پاس نہیں بھیجا گیا۔ (متی ۱۵:۲۴)

از رپورٹ انٹرنیشنل فائنڈز سروس

پاکستان میں نوجوان عیسائیوں کی تربیت کیلئے حوصلہ افزائی

مستقبل کا چرچ عوام الناس کا چرچ ہوگا۔ آیئے ہم ایسے نوجوان تیار کریں
جو خداوند کے پاکستان میں عوامی مشنریوں کے طور پہ کام کریں

یہ بات نیشنل یوتھ کے پادری رحمت راجا نے ایک اخباری نمائندہ کے سوال کے جواب میں کہی انہوں نے کہا "نیشنل یوتھ کے پادری کی حیثیت سے میرا تصور یہ ہے کہ پاکستان نیشنل یوتھ سیکرٹریٹ اور نیشنل یوتھ میگزین کا لازماً اہتمام ہونا چاہیے۔"

عیسائیوں کے اس اعلان کا مقابلہ کرنے کیلئے ضروری ہے کہ مسلمان نوجوان بھی آگے بڑھیں اور اللہ تعالیٰ کے آخری پیغام یعنی اسلام کو پاکستان کے کونے کونے میں پہنچائیں۔ اور پوری پوری کوشش کریں کہ جتنے بھی غیر مسلم یعنی کافر یہاں آباد ہیں۔ ان کو توحید یعنی خدائے واحد و احد کی طرف بلائیں۔

ہم یورپ کے اور امریکہ کے عیسائی نوجوان مردوں اور عورتوں کی مثال ان کے سامنے پیش کرتے ہیں۔ تاکہ وہ اس سے سبق حاصل کریں۔ اکثر دیکھا گیا ہے۔ کہ امریکہ اور یورپ کے سفید فام لڑکے

اور لڑکیاں پاکستانی شہروں میں سڑکوں پہ اور پاکستانی گھروں میں بلا تکلف عیسائیت کے متعلق کتب و رسائل تقسیم کرتے ہیں۔ بلکہ انہیں مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ تمام رسائل وغیرہ انگریزی میں ہوتے ہیں۔ اور لینے والے اکثر انگریزی سے نابلد ہوتے ہیں۔ مگر غیر ملکی گورے رنگ کے لڑکوں اور لڑکیوں سے مرعوب ہو کر ان پڑھ مسلمان انہیں خرید لیتے ہیں۔ یہ غیر ملکی مبلغ نوجوان خاص وقت کے لئے آتے ہیں۔ اور شرک وکفر و تثلیث کا بیج بو کر پھر واپس چلے جاتے ہیں۔ قصہ یہ ہے کہ پادری اپنے اپنے ملک میں نوجوانوں کو دعوت دیتے ہیں۔ کہ وہ یسوع مسیحؑ کی خاطر ان کے کلام کو دنیا میں پھیلانے کے لئے اپنی زندگی کو کچھ عرصہ کے لئے وقف کریں۔ اور غیر ملکوں میں جا کر تبلیغ کریں۔ ان کو تنخواہ نہیں ملتی۔ بلکہ صرف سفر خرچ ملتا ہے۔ اور مقامی عیسائی جماعتیں ان کے قیام وطعام کا انتظام کر دیتی ہیں۔ اس طرح سے عیسائیت کی تبلیغ کا سلسلہ دنیا بھر میں قائم ہے۔

اور دوسری طرف ہم مسلمان ہیں۔ جن کو خدا تعالیٰ اور رسول کریمؐ کا حکم ہے کہ توحید یعنی خدا تعالیٰ کے لاشریک اور واحد ہونے کا پرچار کریں۔ مگر ہم اس حکم سے روگردانی کر رہے ہیں۔ ہم اپنے نوجوانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ کے فرض کو ادا کرنے کے لئے اپنے آپ کو کچھ عرصہ کے لئے وقف کریں۔ جو نوجوان ایسا کرنا چاہیں وہ اسلامی مشن سنت نگر لاہور کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ

---x---

ضروری تبلیغی کتب

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
1	انجیل برنباس	15 روپے	16	اسلام کی خصوصیات	2
2	حقیقتِ عیسائیت	7	17	اسلام اور شادی	2
3	حقیقتِ قادیانیت	7	18	قرآن مجید اور انجیل جدید	2
4	حضرت مسیح انجیل کے آئینے میں	2	19	شراب اور جوا	1
5	حضرت محمدﷺ بائبل کی نظر میں	3	20	اسلام کی سچائی	2
6	ہندو مت	4	21	مسیحِ اعظم	7
7	تاریخ سکھ مت	7	22	جرم ارتداد	7
8	رموزِ تالمود	5	23	ناسخ و منسوخ	2
9	الجہاد فی الاسلام	2	24	اعلائے کلمۃ الحق	4
10	اللہ تعالیٰ کا آخری پیغام	1	25	شانِ محمدﷺ	3
11	توحید و تثلیث	1	26	موعود مثیلِ موسیٰ	2
12	دین مبین	1	27	AL-ISLAM	7
13	ہم مسلمان کیوں ہوئے	1	28	عشاقانِ رسول حصہ دوسرا	7
14	الوہیتِ مسیح	1	29	بے مثل نبیﷺ	3
15	اسلام ایک نظریہ	1	30	انجیل میں تضادات	3

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت	نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
31	کشش اسلام	روپے 4	48	نجات فی الاسلام	2
32	حضورؐ کے بے نظیر معجزات	3	49	عیسائیت کا جائزہ	2
33	حقیقی محبوبِ خداؐ	3	50	ہندو دھرم	3
34	زندہ جاوید قرآن	4	51	اسلام ایک نظریہ	2
35	قرآن اور انبیاءؑ	5	52	محاسنِ اسلام	5
36	چند مسیحی غلط فہمیوں کا ازالہ	2	53	یہودیت	2
37	حقیقت قصصِ بائبل	2	54	مسیحؑ کے نسب نامے	2
38	عصمت انبیا	3	55	ہندوؤں کی سیاست	3
39	قرآن اور کتبِ سابقہ کی تنسیخ	2	56	توحید	2
40	زبور سے انکشاف	2	57	قبول اسلام نومسلم حضرات	4
41	بائبل میں ردّ و بدل (۱)	2	58	الاسلام انگریزی	5
42	" " (۲)	2	59	سالانہ روئداد کارکردگی	2
43	قیامت کے آثار	2	60	نومسلم	3
44	اسلام اور سابقہ کتب مقدسہ	3	61	سرورِ کونینؐ	3
45	الوہیت و تثلیث	2	62	سازش کا پردہ چاک	4
46	اسوۂ حسنہؐ	5	63	تربیتِ اخلاق	5
47	قطرے سے گہر ہونے تک	2	64	شفاعت	2